

دورِ جدید کا فقہی ذخیرہ

(۱)

از: مولانا سمیع اللہ سعدی

فقہ اسلامی زمانہ تدوین سے لے کر عصرِ حاضر تک مختلف مراحل سے گزری، اس پر متنوع انقلابات آئے، فقہ اسلامی کے طرزِ تصنیف اور طریقہ تدریس میں نوع بنوع تبدیلیاں واقع ہوئیں، فقہائے کرام نے ہر دور کے مطابق فقہ اسلامی کے گرانقدر ذخیرے کی تہذیب و تنقیح کی، ہر دور کے علمی مزاج و مذاق کے مطابق کتبِ فقہ کے طرزِ تصنیف، اسلوبِ تحریر، ترتیبِ مباحث، تحریرِ مسائل اور تقریرِ ادلہ میں فقہ اسلامی کے دائرے میں رہتے ہوئے مفید تبدیلیاں کیں، یہی وجہ ہے کہ فقہ اسلامی کی طویل تاریخ پر عمیق نگاہ ڈالنے سے مختلف ادوار سامنے آتے ہیں، ان مختلف مراحل سے واقفیت اور ہر دور کی خصوصیات سے آگاہی فقہ اسلامی کے طالب علم کے لیے انتہائی ضروری ہے، ان مختلف ادوار و مراحل میں فقہ اسلامی کا دورِ جدید مختلف وجوہات کی بنا پر سب سے زیادہ اہمیت کا حامل ہے (۱)، اس مضمون میں ہم دورِ جدید کے فقہی ذخیرے اور اس کی متنوع خصوصیات پر ایک تحقیقی نگاہ ڈالنے کی کوشش کریں گے۔

دورِ جدید کی ابتدا،

فقہ اسلامی کی تاریخ کو ادوار و مراحل میں تقسیم کرنے والے کم و بیش تمام معاصر مورخین کے مطابق فقہ اسلامی کے دورِ جدید کا آغاز ”مجلۃ الاحکام العدلیہ“ کی تصنیف سے ہوتا ہے۔ (۲)

مجلہ کی تصنیف کا پس منظر یہ تھا کہ خلافت عثمانیہ میں عدالتیں فقہ حنفی کے مطابق فیصلے کیا کرتی تھیں، اس نظام میں حج حضرات کو عموماً فقہ حنفی کے وسیع ذخیرے میں مطلوبہ بحث کی تلاش اور مفتی بہ قول کی تعیین میں کافی دقت کا سامنا کرنا پڑتا، اس پر مسترد اوقات بھی کافی خرچ ہوتا۔ اس کے علاوہ قدیم مصنفین چونکہ قواعد و ضوابط کو مستقلاً ذکر کرنے کی بجائے جزئیات کے ضمن میں ذکر کرتے تھے؛ اس لیے نئے مسائل کا فیصلہ کرتے وقت قواعد کا استخراج بھی انتہائی دقت طلب مرحلہ

ہوتا، ان مشکلات کو دیکھتے ہوئے خلافتِ عثمانیہ کے وزیر انصاف نے وقت کے جید فقہاء کی ایک کمیٹی تشکیل دی اور معاملات و نکاح کے ابواب کو قانونی ترتیب کے مطابق دفعہ وار مرتب کرنے کی ذمہ داری سونپی؛ چنانچہ کمیٹی نے اپنا کام شروع کیا اور سات سال کی محنتِ شاقہ کے بعد ۱۲۸۵ھ میں ایک مجموعہ تیار کیا، اس مجموعے کو ”مجلة الاحکام العدلیہ“ کا نام دیا گیا، اس کے مقدمے میں فقہ کے مختصر قانونی تعارف کے ساتھ فقہ اسلامی کے ننانوے ایسے بنیادی قواعد ذکر کیے گئے، جن پر تقریباً فقہ کی پوری عمارت کھڑی ہے اور ان قواعد کا فقہ کے تمام ابواب کے ساتھ انتہائی مضبوط ربط ہے۔ اس پر مغز کے مقدمے کے بعد سولہ مرکزی عنوانات کے تحت ۱۸۵۱ دفعات میں معاملات کے تمام اہم ابواب کا ذکر کیا گیا ہے، ان تمام مسائل میں مفتی بہ اقوال لینے کی کوشش کی گئی ہے؛ البتہ بعض مسائل میں حالات و زمانہ کی ضروریات کے پیش نظر ضعیف و مرجوح اقوال بھی لیے گئے ہیں (۳)۔

مجلہ کی تصنیف نے واقعی فقہ اسلامی کو جدید خطوط پر استوار کرنے کی داغ بیل ڈال دی، اس وقت سے لے کر آج تک فقہ اسلامی پر اچھا خاصا کام ہوا اور عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق فقہ اسلامی کا وسیع ذخیرہ سامنے آیا، ذیل میں اس جدید ذخیرے کی مختلف انواع و اقسام کا مختصر آڈ کر کیا جاتا ہے۔

پہلی قسم: جدید قانونی طرز کے مطابق فقہ اسلامی کی ترتیب و تدوین

فقہ اسلامی کی عام کتب کا طرز اور مباحث کی ترتیب جدید قانونی کتب سے کافی مختلف ہے، کتب فقہ میں فقہاء کے اختلافات، دلائل، قواعد کی بجائے فروع و جزئیات اور عموماً رائج و مرجوح کی تعیین کے بغیر مسائل ذکر کیے جاتے ہیں، جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ان کتب سے کامل استفادہ اور رائج اقوال کا انتخاب ایک ماہر اور مجتہد ہوا فقہیہ ہی کر سکتا ہے، مجلہ کی تصنیف کے بعد عالم اسلام میں فقہ اسلامی کی دفعہ وار ترتیب و تدوین کے رجحان میں کافی تیزی آئی، اور فقہاء نے تقنین کے جواز و عدم جواز پر طویل بحثیں کیں، اس کے ممکنہ طرق کا ذکر کیا، خاص طور پر عالم اسلام کے مایہ ناز فقہیہ شیخ مصطفیٰ الزرقاء نے ”المدخل الفقہی العام“ میں تقنین کے حوالے سے مفصل اور پر مغز بحث کی ہے۔ (۴)

ذیل میں اس حوالے سے چند مفید کاوشوں کا مختصر ذکر کیا جاتا ہے:

۱- سعودی عرب کے معروف عالم شیخ احمد بن عبداللہ القاری نے سعودی حکومت کے ایما پر فقہ حنبلی کے معاملات کے ابواب کو دفعہ وار مرتب کیا، یہ مجموعہ ”مجلة الاحکام الشرعیہ علی

مذہب الامام احمد بن حنبل الشیبانی“ کے نام سے موسوم ہوا، اس کی کل دفعات تقریباً ۲۳۸۴ ہیں۔

۲- مشہور فقہ محمد وری پاشا نے احوال شخصیہ یعنی نکاح، وقف اور معاملات کے ابواب کو فقہ حنفی کے مطابق دفعہ وار مرتب کیا اور اسے ”مرشد الحیران لمعرفة احوال الانسان“ کا نام دیا۔ اس کی کل دفعات تقریباً ۱۰۴۵ ہیں۔

۳- شیخ ابو زہرہ مرحوم نے نکاح و طلاق کے موضوع پر ”الاحوال الشخصیہ“ کے نام سے ایک مفصل کتاب لکھی، اس کے آخر میں بھی مواد کو دفعہ وار لکھا۔

۴- مصر کے معروف عالم اور اخوان کے مشہور رہنما شیخ عبدالقادر عودہ شہید نے اسلام کے نظام جرم و سزا پر ”التشريع الجنائي مقارنا با لقانون الوضعي“ کے نام سے ایک مفید و مفصل کتاب لکھی، اس کے آخر میں تمام مسائل کو دفعات کی شکل میں ذکر کیا کل دفعات تقریباً ۶۸۹ ہیں۔

۵- پاکستان کی مشہور شخصیت ڈاکٹر نزہت الرحمٰن نے ”مجموعہ قوانین اسلام“ کے نام سے چھ جلدوں میں اردو میں ایک کتاب لکھی، جس میں تمام اہم مسائل کو دفعات کی شکل میں لکھا گیا ہے۔

۶- ہندوستان میں آل انڈیا مسلم پرسنل لا، کی طرف سے نکاح و طلاق کے مسائل دفعہ وار مرتب کیے گئے، یہ کاوش ”مجموعہ قوانین اسلامی“ کے نام سے مشہور ہوئی۔ اس کی کل دفعات تقریباً ۵۳۰ ہیں۔

۷- ہندوستان کے معروف عالم قاضی مجاہد الاسلام قاسمی صاحب نے اسلام کے عدالتی نظام کو دفعات کی شکل میں مرتب کیا، اس کی کل دفعات تقریباً ۷۴۰ ہیں اپنی افادیت کی بنا پر عربی میں ترجمہ ہو کر بیروت سے بھی چھپ چکی ہے۔

دوسری قسم: فقہی موسوعات اور انسائیکلو پیڈیا کی تیاری

دور جدید میں فقہ اسلامی کے حوالے سے ایک رجحان یہ سامنے آیا ہے کہ پوری فقہ اسلامی کو الف بائی ترتیب سے موسوعہ اور انسائیکلو پیڈیا کی شکل میں مرتب کیا جائے؛ تاکہ وہ حضرات جو فقہ اسلامی کی کتب سے ممارست نہیں رکھتے اور نہ انھیں فقہی کتب کے ابواب و مسائل کی ترتیب معلوم ہے، وہ فقہ اسلامی سے آسانی کے ساتھ استفادہ کر سکے؛ چنانچہ اس سلسلے میں درج ذیل کوششیں ہوئیں ہیں:

۱- فقہی موسوعہ تیار کرنے کی سب سے پہلی تجویز مشہور فقہ اور ممتاز مفکر ڈاکٹر مصطفیٰ سباعی کی

طرف سے آئی جب وہ دمشق یونیورسٹی میں کلیۃ الشریعہ کے صدر بنے، انھوں نے ایک ضخیم موسوعہ تیار کرنے کا منصوبہ حکومت شام کے سامنے پیش کیا اور حکومت نے اسے منظور بھی کیا۔ اس سلسلے میں شامی حکومت نے عالم عرب کے ممتاز محققین کی ایک کمیٹی تشکیل دی؛ لیکن چند وجوہات کی بنا پر یہ منصوبہ چل نہیں سکا اور فقہی موسوعہ تیار کرنے کا خواب شرمندہ تعبیر نہ ہو سکا۔

۱۹۶۲ء میں حکومت مصر نے ایک موسوعہ فقہیہ تیار کرنے کا منصوبہ بنایا، یہ موسوعہ ”موسوعہ جمال عبدالناصر فی الفقہ الاسلامی“ کے نام سے موسوم کیا گیا؛ چنانچہ اس موسوعہ پر باقاعدہ کام شروع کیا گیا؛ لیکن کام کی سست رفتاری کی وجہ سے ابھی تک اس کی سولہ جلدیں منظر عام پر آئی ہیں، اس موسوعہ میں مذاہب اربعہ کے ساتھ شیعہ، زیدیہ، زیدیہ، اباضیہ اور ظاہریہ کے مسالک کے بیان کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔

۳۔ فقہی موسوعہ تیار کرنے کی سب سے کامیاب کوشش وزارت اوقاف کویت کی طرف سے سامنے آئی، حکومت کویت نے ممتاز فقیہ داکٹر مصطفیٰ الزرقار کی میں سربراہی ۱۹۶۶ء میں ایک ضخیم موسوعہ کی منظوری دی؛ چنانچہ ڈاکٹر صاحب نے اپنی ٹیم کے ساتھ اس موسوعہ کی تیاری پر تیزی سے کام شروع کیا، ڈاکٹر صاحب کی محنت رنگ لائی اور تیزی کے ساتھ اس کی جلدیں منظر عام پر آنے لگیں اور اب تک اس کی پینتالیس جلدیں چھپ چکی ہیں۔ بلاشبہ موضوعات کے استیعاب، اختصار و جامعیت اور تسہیل و ترتیب کے لحاظ سے عصر حاضر کا منفرد و ممتاز ترین کام ہے۔ اس میں مذاہب اربعہ کے بیان کا التزام کیا گیا ہے، اسلامک فقہ اکیڈمی نے اس ضخیم موسوعہ کا اردو میں ترجمہ کیا ہے، جو یقیناً اردو داں حضرات کے لیے بیش بہا تحفہ ہے۔

عصر حاضر کے ممتاز محقق ڈاکٹر واس قلعہ جی نے صحابہ و تابعین کے اقوال فقہیہ یکجا کرنے کا منصوبہ بنایا؛ چنانچہ اس سلسلے میں اب تک صحابہ میں سے حضرت عمرؓ، حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، ام المومنین حضرت عائشہؓ اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ اور تابعین حضرت حسن بصری اور حضرت ابراہیم نخعی و دیگر معروف تابعین کے اقوال فقہیہ فقہی ترتیب کے مطابق جمع کیا جا چکا ہے۔ ڈاکٹر قلعہ جی کی یہ کوشش بلاشبہ ایک مایہ ناز و تاریخی پیشکش ہے، اس سلسلے سے صحابہ و تابعین کی فقہ ایک مرتب شکل میں سامنے آئی ہے، اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب کو اس کا بہترین بدلہ عطا فرمائے۔ اب تک تقریباً ۱۸ موسوعات منظر عام پر آچکے ہیں۔

۵۔ ہندوستان کے معروف عالم مولانا خالد سیف اللہ رحمانی صاحب نے ”قاموس الفقہ“

کے نام سے اردو میں ایک جامع فقہی موسوعہ ترتیب دیا ہے، جو چھ ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے، اس کے شروع میں فقہ کے تعارف و تاریخ پر ایک مفصل مقدمہ بھی شامل ہے۔ رحمانی صاحب کا یہ عظیم کام ممتاز اہل علم سے خراج تحسین وصول کر چکا ہے۔

۶۔ نامور عالم ڈاکٹر احمد علی ندوی نے معاملات سے متعلق قواعد و ضوابط فقہیہ کو ایک موسوعہ کی شکل میں جمع کیا ہے، یہ موسوعہ تین ضخیم جلدوں میں ”موسوعة القواعد و الضوابط الفقیہ الحاکمة للمعاملات“ کے نام سے چھپ چکا ہے۔ اس میں معاملات سے متعلق مذاہب اربعہ کے قواعد و ضوابط الف بانی ترتیب سے ذکر کیے گئے ہیں۔

۷۔ ممتاز محقق محمد صدیقی بن احمد البورنو نے پوری فقہ اسلامی کے تمام قواعد و ضوابط کو جمع کرنے کا بیڑا اٹھایا؛ چنانچہ یہ موسوعہ ”موسوعه القواعد الفقیہ“ کے نام سے تیرہ ضخیم جلدوں میں منظر عام پر آیا ہے، محقق بورنو کے اس عظیم الشان کارنامے کی افادیت اہل علم پر مخفی نہیں ہے۔

۸۔ معروف محقق ڈاکٹر سعدی ابوجیب نے ”موسوعة الجماع فی الفقہ الاسلامی“ کے نام سے تین ضخیم جلدوں میں ایک منفرد موسوعہ تیار کیا ہے، جس میں صحابہ کرام، ائمہ اربعہ و دیگر فقہاء کے متفقہ و اجماعی مسائل فقہی ترتیب کے مطابق جمع کیے ہیں۔ اس ضخیم موسوعہ میں تقریباً نو ہزار سے زائد اجماعی مسائل ذکر کیے گئے ہیں۔

۹۔ فلسطین کے محقق ڈاکٹر عبدالرحمن العقی نے اجماعات صحابہ کو جمع کرنے کا سلسلہ شروع کیا ہے اور اس سلسلے میں اب تک تیرہ جلدیں تیار ہو چکی ہیں، اس ضخیم موسوعہ میں مصنف نے ان تمام مسائل کو جمع کرنے کا اہتمام کیا ہے، جن پر صحابہ کا اجماع منعقد ہوا ہے، خواہ اصول دین سے متعلق ہوں یا فروع دین سے۔ اس منفرد و ممتاز کارنامے پر مصنف یقیناً مبارکباد کے مستحق ہیں۔ معروف ویب سائٹ ”ملتقى اهل الحديث“ کے مطابق یہ کتاب عنقریب چھپ جائیگی۔

۱۰۔ عصر حاضر کے نامور فقیہ جمال الدین العطیہ نے ”تجدید الفقہ الاسلامی“ کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے، اس کے آخر میں مصنف نے ایک ضخیم موسوعہ تیار کرنے کا ایک منصوبہ پیش کیا ہے، جس میں عنوانات اور متعلقہ کتب کی بھی اپنی استطاعت کے مطابق نشاندہی کی ہے۔ اس موسوعہ کے عنوانات اور اس کی ترتیب سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ کسی شخص، ادارے اور ملک کا کام نہیں ہے؛ بلکہ ممالک اسلامیہ کے نامور فقہاء مل کر اسے مرتب کر سکتے ہیں۔ اگر یہ موسوعہ اسی ترتیب کے مطابق منظر عام پر آیا، تو غالباً دورِ جدید کی سب سے بڑی فقہی پیشکش ہوگی۔

تیسری قسم: فقہ و اصول فقہ کی تاریخ اور جامع تعارف پر مبنی مفید کتب

عصر حاضر میں فقہ اسلامی کے حوالے سے ایک مفید کام یہ ہوا ہے کہ فقہ و اصول فقہ کی مرحلہ وار تاریخ اور مکمل تعارف پر مبنی متعدد کتب سامنے آئی ہیں، جن میں عہد نبوت سے لے کر عصر حاضر تک فقہ و اصول فقہ کی مرحلہ وار تاریخ، ہر دور کی خصوصیات، مختلف فقہی مکاتب خصوصاً مذاہب اربعہ کے مناجح استنباط، ہر فقہی مکتب کے معروف فقہاء اور مشہور فقہی کتب کا تعارف اور فقہ اسلامی کے حوالے سے دیگر مفید مباحث شامل ہوتی ہیں۔ یہ کتابیں عمومی طور پر ”المدخل إلى الفقه“ یا ”تاریخ التشريع“ کے نام سے لکھی گئیں ہیں۔ ان کتب کے بعض مباحث سے اختلاف کے باوجود یہ بات ماننی پڑے گی کہ ان کتب نے فقہ اسلامی کے وسیع ذخیرے اور فقہ اسلامی کی طویل تاریخ سے آگاہی میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ جو مباحث تاریخ کی کتب میں منتشر اور بکھری ہوئی تھیں، ان کتب نے مرتب انداز اور عصری اسلوب میں اسے پیش کیا۔ ذیل میں اس حوالے سے چند اہم اور مفید کتب کا مختصر تعارف پیش کیا جاتا ہے:

۱- تاریخ التشريع الاسلامی للنخضری بك: مصر کے معروف عالم و مشہور مورخ شیخ محمد خضریٰ بك وہ پہلی شخصیت ہیں، جنہوں نے فقہ اسلامی کی مرحلہ وار تاریخ لکھنے کی بنیاد ڈالی، شیخ خضریٰ بك نے عہد نبوت سے لے کر عصر حاضر تک فقہ کی تاریخ پر مشتمل ایک ضخیم کتاب ”تاریخ التشريع الاسلامی“ نام سے لکھی، جس میں پہلی مرتبہ جدید اسلوب کے مطابق فقہ کی تاریخ کو چھ ادوار میں تقسیم کر کے ہر دور کا مفصل تعارف اپنی کتاب میں پیش کیا۔ چند مقامات سے قابل اعتراض ہونے کے باوجود فقہ اسلامی کی تاریخ کے حوالے سے بنیادی ماخذ شمار ہوتی ہے۔

۲- الفكر السامی فی تاریخ الفقه الاسلامی: مراکش کے معروف مالکی عالم فقیہ علامہ محمد حجوی الثعالبی کی تصنیف ہے، فقہ اسلامی کی تاریخ پر مشتمل کتب میں غالباً سب سے مفصل کتاب ہے، کتاب چار ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے، فاضل مصنف نے فقہ اسلامی کی تاریخ کو چار ادوار میں تقسیم کر کے ہر جلد میں ایک دور کا مفصل تعارف پیش کیا ہے، اس کتاب میں ہر دور کے متعدد معروف فقہاء کے تراجم سمیت فقہ اسلامی کے حوالے سے نفیس مباحث شامل ہیں۔

۳- تاریخ التشريع الاسلامی للقطن: مصر کے معروف عالم، اخوان المسلمین کے رہنما، داعی اور مشہور قاضی شیخ مناع خلیل القطن کی تصنیف ہے، یہ کتاب فقہ اسلامی کی تاریخ پر مبنی کتب کا جامع خلاصہ ہے، کتاب میں حسن ترتیب اور عبارت میں سلاست نمایاں ہے۔

۴- المدخل الفقہی العام: نامور فقیہ شیخ مصطفیٰ الزرقار کی تصنیف ہے، جنہوں نے فقہ اسلامی کو جدید اسلوب میں پیش کرنے کے حوالے سے قابل قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ ”المدخل الفقہی العام“ فقہ کی تاریخ، مذاہب فقہیہ کے تعارف، قواعد فقہیہ اور دیگر فقہی مباحث کو عصر حاضر کے اسلوب میں پیش کرنے کی ایک کامیاب تحقیقی اور تاریخی دستاویز ہے۔

ان کتب کے علاوہ معروف مصری عالم و فقیہ محمد سلام مدکور کی ”المدخل للفقہ الاسلامی“ مصر کے معروف مورخ اور متعدد تاریخی کتب کے مصنف الدكتور احمد شلمی کی ”تاریخ التشريع الاسلامی“ مشہور عراقی عالم الدكتور عبدالکریم زیدان کی۔ ”المدخل الی دراسة الشريعة الاسلامیة“ نامور مصری فقیہ عبدالوہاب خلاف کی ”خلاصة تاریخ التشريع الاسلامی“ اردن کے معروف عالم الدكتور عمر سلیمان الاشقر کی ”تاریخ الفقہ الاسلامی“ شام کے معروف عالم الدكتور عبداللطیف صالح الفروری کی ”تاریخ الفقہ الاسلامی“ معروف سعودی عالم الدكتور ناصر بن عقیل الطریفی کی ”تاریخ الفقہ الاسلامی“ عمان کے معروف عالم الدكتور صالح محمد ابوالحاج کی مایہ ناز کتاب ”تاریخ الفقہ الاسلامی“ معروف مصری عالم الدكتور حسین حامد حسان کی ”المدخل لدراسة الفقہ الاسلامی“ معروف سعودی یونیورسٹی جامعہ امام محمد بن سعود کے مدیر الدكتور سلیمان بن عبداللہ بن جمود البانجیل کی ”المدخل الی علم الفقہ“ معروف کویتی عالم الدكتور یوسف احمد محمد البدوی کی ”مدخل الفقہ الاسلامی و اصوله“ جامعہ قطر کے دو پروفیسرز الدكتور محمد دسوقی اور امینہ الجابر کی مشترکہ کاوش ”مقدمہ فی دراسة الفقہ الاسلامی“ جامعہ ازہر کے معروف استاد الدكتور محمد علی السالیں کی ”نشأة الفقہ الاجتهادی و اطواره“ اور معروف فقیہ الدكتور علی حسن عبدالقادر کی ”نظرة عامة فی تاریخ الفقہ الاسلامی“ فقہ اسلامی کی تاریخ کے حوالے سے اہم کتابیں شمار ہوتی ہیں۔

اردو میں اس حوالے سے ہندوستان کے مشہور عالم مولانا خالد سیف اللہ رحمانی کی کتاب ”فقہ اسلامی تعارف و تاریخ“ پروفیسر فہیم اختر ندوی اور پروفیسر اختر الواسع کی مشترکہ کاوش ”فقہ اسلامی تعارف و تاریخ“ معروف عالم مولانا محمد تقی امینی کی ”فقہ اسلامی کا تاریخی پس منظر“ مفتی عمیم الاحسان القادری کا مختصر رسالہ ”تاریخ علم فقہ“ ڈاکٹر سجاد الرحمن صدیقی کی ”فقہ اسلامی کا تاسیسی پس منظر“ اور مایہ ناز محقق ڈاکٹر محمود احمد غازی کے مشہور زمانہ خطبات ”محاضرات فقہ“ فقہ اسلامی کی تاریخ اور تعارف پر مشتمل اہم کتابیں ہیں۔

اصول فقہ کی تاریخ و تعارف کے حوالے سے شام کے معروف عالم الدکتور معروف دوالیبی کی۔ ”المدخل الی علم اصول الفقہ“ مشہور شافعی فقیہ ڈاکٹر سعید مصطفیٰ الخن کی مایہ ناز کتاب ”دراسة تاريخية للفقہ و اصول الفقہ و الاتجاهات التي ظهرت فيها“ جامعہ ازہر کے معروف پروفیسر ڈاکٹر شعبان محمد اسماعیل کی ”اصول الفقہ تاریخہ و رجالہ“ اور ”المدخل لدراسة اصول الفقہ“ اہم کتب شمار ہوتی ہیں؛ جبکہ اردو میں اصول فقہ کی مفصل تاریخ کے حوالے سے ڈاکٹر فاروق حسن کا پی ایچ ڈی کا مقالہ ”فن اصول فقہ کی تاریخ“ ایک اہم کاوش ہے۔

چوتھی قسم: الفقہ المقارن یعنی فقہ و اصول فقہ کا تقابلی مطالعہ

عصر حاضر میں فقہ اسلامی کے مختلف مسالک اور مکاتب فکر کے تقابلی مطالعے کا رجحان اہل علم کے حلقوں میں کافی بڑھ گیا ہے، فقہ اسلامی کے مطالعے میں اس بات کی کوشش کی جاتی ہے کہ فقہ اسلامی کے مختلف ابواب میں فقہاء کے بنیادی اختلافات اور اختلافی مقدمات سے آگاہی ہو۔ اس رجحان کے پیدا ہونے کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ فقہ اسلامی کے معروف عالمی ادارے عصر حاضر کے پیدا کردہ نئے مسائل میں کسی خاص مکتب فکر کی بجائے فقہ اسلامی کے چاروں مکاتب کو سامنے رکھ کر ان مسائل کا آسان اور اقرب الی الصواب حل نکالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا فقہ اسلامی کے تقابلی مطالعے پر مفید تصانیف منظر عام پر آگئیں۔ ان میں سب سے زیادہ مشہور کتاب نامور فقیہ ڈاکٹر وہبہ الزحیلی کی مایہ ناز کتاب ”الفقہ الاسلامی و ادلتہ“ ہے جس میں مصنف نے فقہ کے تمام ابواب میں مذاہب اربعہ اور ان کے دلائل کے بیان کا اہتمام کیا ہے۔ اس کے علاوہ مصر کے معروف عالم عبدالرحمن الجزیری کی کتاب ”الفقہ علی المذاهب الاربعہ“ بھی فقہ اسلامی کے تقابلی مطالعے کے لیے اہم کاوش ہے۔ اسی طرح معروف فقہی موسوعات اور انسائیکلو پیڈیاز میں بھی تمام مسالک کے بیان کا التزام کیا گیا ہے۔ اصول فقہ کے تقابلی مطالعے کے حوالے سے سب سے مفصل تصنیف معروف یونیورسٹی جامعہ امام محمد بن سعود کے معروف پروفیسر ڈاکٹر عبدالکریم النملتہ کی مایہ ناز کتاب ”المہذب فی اصول الفقہ المقارن“ ہے۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر وہبہ الزحیلی کی کتاب ”اصول الفقہ الاسلامی“ میں چاروں مذاہب کو سمونے کی کوشش کی گئی ہے۔ اردو میں ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد کی طرف سے شائع کردہ کتاب ”اصول فقہ ایک تعارف“ اصول فقہ کے تقابلی مطالعے کے حوالے سے مفید کتاب ہے۔

پانچویں قسم: قواعد فقہیہ اور مقاصد الشریعہ کا احیاء

فقہ و اصول فقہ کے ساتھ فقہ سے متعلق دو اہم علوم ”قواعد فقہیہ“ اور ”مقاصد الشریعہ“ آج کے فقہاء کی خصوصی توجہ کا مرکز ہے؛ کیونکہ فقہ کا ایک ادنیٰ طالب علم بھی بخوبی جانتا ہے کہ پیش آمدہ مسائل کا شریعت کی روشنی میں جائزہ لینے کے لیے قواعد فقہیہ اور مقاصد الشریعہ سے واقفیت ایک فقیہ کے لیے انتہائی ضروری ہے۔ ماضی کے فقہاء نے بھی اس میدان میں اہم کتابیں تصنیف کی ہیں، علامہ شاطبی کی الموافقات، معروف شافعی فقیہ عز الدین بن عبدالسلام کی قواعد الاحکام فی مصالح الانام اور علامہ ابن نجیم کی الاشباہ والنظائر ماضی کی اہم تصنیفات شمار ہوتی ہیں۔ عصر حاضر میں زیادہ وسعت، جامعیت اور مرتب انداز کے ساتھ ہر دو فنون کا احیاء کیا گیا ہے۔ ان دونوں کی تاریخ، مکمل تعارف اور از سر نو ترتیب و تدوین پر مشتمل اہم اور مفید کتب سامنے آئی ہیں۔ ذیل میں اس حوالے سے اہم عصری تصنیفات کا ایک مختصر خاکہ پیش کیا جاتا ہے۔

قواعد فقہیہ سے متعلق عصر حاضر کی اہم تالیفات

عصر حاضر میں قواعد فقہیہ پر متنوع جہات سے کام ہوا ہے، قواعد فقہیہ کی تاریخ، تعارف اور اس میدان میں قدماء کی اہم تالیفات کے تعارف کے حوالے سے عراق کے معروف عالم اور جامعہ امام محمد بن سعود کے معروف پروفیسر ڈاکٹر یعقوب الباسین کی کتاب ”القواعد الفقہیہ“ جامع ترین کتاب ہے، اس کے علاوہ معروف محقق ڈاکٹر احمد علی ندوی کی مایہ ناز کتاب ”القواعد الفقہیہ، مفہومها، نشأتها، تطورها“ ڈاکٹر محمد الرحیلی کا ضخیم مقالہ ”القواعد الفقہیہ و تطبيقاتها فی المذاهب الاربعہ“ ڈاکٹر عبد الوہاب ابو سلیمان کی کتاب ”النظریات و القواعد فی الفقہ الاسلامی“ معروف محقق ڈاکٹر عبداللہ بن عبدالعزیز العجلان کی کتاب ”اہمیت القواعد الفقہیہ فی الفقہ الاسلامی“ بھی اہم کاوشیں ہیں۔ فقہ کے اہم ابواب کے قواعد فقہیہ کو جمع کرنے کے حوالے سے مصر کے معروف عالم ڈاکٹر بکر اسماعیل کی کتاب ”القواعد الفقہیہ بین الاصلۃ و التوجیہ“ جس میں مصنف نے بارہ ابواب میں فقہ کے اہم ترین ابواب کے بنیادی قواعد کو تشریح و امثلہ کے ساتھ جمع کیا ہے، اسی طرح ڈاکٹر احمد علی ندوی نے ابواب المعاملات کے اہم قواعد کو تین ضخیم جلدوں میں ”موسوعة القواعد و الضوابط الفقہیہ الحاكمة للمعاملات“ کے نام سے جمع کیا ہے، فقہ اسلامی کے پانچ بنیادی قواعد کی تشریح کے حوالے سے معروف عالم ڈاکٹر صالح بن غانم السد لان کی ضخیم کتاب ”القواعد

الفقہیہ الکبریٰ و ما تفرع منها“ اور مجلہ کے ناولے قواعد کی تشریح، توضیح اور مصادر سے متعلق نامور فقیہ مصطفیٰ الزرقا، کے والد احمد الزرقا کی کتاب ”شرح القواعد الفقہیہ“ اہم کتب ہیں۔ قواعد فقہیہ میں اختلاف کی وجہ سے فقہاء کے اختلافات اور اس کے مسائل پر اثرات کے حوالے سے مراکش کے معروف عالم ڈاکٹر محمد الروکی کی کتاب ”نظریۃ التعقید الفقہی و اثرها فی اختلاف الفقہاء“ اور شامی فقیہ ڈاکٹر سعید الخن کی مایہ ناز کتاب ”اثر الاختلاف فی القواعد الاصولیہ فی اختلاف الفقہاء“ اہم کتابیں ہیں۔ قواعد فقہیہ کے حوالے سے عصر حاضر کی سب سے بڑی اور تاریخی کاوش ”موسوعة القواعد الفقہیہ“ ہے، تیرہ جلدوں کے اس ضخیم موسوعہ کے مصنف معروف محقق ڈاکٹر صدیقی البورنو ہے۔ اس میں مصنف نے حروف تہجی کے اعتبار سے پوری فقہ اسلامی کے اہم قواعد و ضوابط کو جمع کیا ہے۔ اس ضخیم موسوعہ میں چار ہزار سے زائد قواعد و ضوابط ہیں۔

مقاصد الشریعہ کے حوالے سے اہم عصری تالیفات

فقہ کی تاریخ کا عجیب ”اتفاق“ ہے کہ مقاصد شریعت کو بطور ایک فن کے متعارف کروانے میں مالکی فقہاء کی خدمات بنیادی حیثیت رکھتی ہیں، خاص طور پر معروف مالکی فقیہ علام شاطبی وہ شخصیت ہیں، جنہوں نے اپنی مایہ ناز کتاب ”الموافقات“ لکھ کر شریعت مطہرہ کے مقاصد کو ایک زندہ جاوید فن کے طور پر متعارف کروایا۔ اسی طرح مقاصد شریعت کے احیاء میں بھی مالکی فقہاء کی خدمات ”نخست اول“ کی مانند ہیں۔ مراکش کے معروف عالم ڈاکٹر احمد الریسونی نے مقاصد الشریعہ کے احیاء کے حوالے سے تجدیدی خدمات سرانجام دی ہیں، الریسونی نے سب سے پہلے ”نظریۃ المقاصد عند الامام الشاطبی“ لکھ کر امام شاطبی کے نظریہ مقاصد کو عصر حاضر کے اسلوب میں مرتب انداز میں پیش کیا۔ اس کتاب کی مقبولیت کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ اردو، انگلش اور فارسی تینوں اہم زبانوں میں اس کا ترجمہ ہو چکا ہے، اس کے بعد ”مدخل الی مقاصد الشریعہ“ ”الفکر المقاصدی قواعدہ و فوائدہ“ اور ”من اعلام الفکر المقاصدی“ جیسی اہم کتب لکھ کر اس فن کے مختلف جوانب اور پہلوؤں سے علمی دنیا کو آگاہ کیا۔ اسی طرح تیونس کے معروف مالکی عالم و مفسر محمد طاہر بن عاشور نے ”مقاصد الشریعہ الاسلامیہ“ لکھی، جس میں فلسفہ مقاصد پر عصری اسلوب میں بہترین بحث کی ہے۔ سوڈان کے مشہور عالم ڈاکٹر یوسف حامد العالم نے ”المقاصد العامۃ للشریعة الاسلامیہ“ کے نام سے

ایک مفید کتاب لکھی۔ اس کے علاوہ تیونس کے معروف مالکی فقیہ ڈاکٹر نور الدین الحادمی کی ”علم المقاصد الشریعیہ“ معروف مصری عالم ڈاکٹر محمد سلیم العواکی ”مقاصد الشریعیۃ الاسلامیۃ“ معروف عالم ڈاکٹر جاسر عودہ کی ”فقہ المقاصد“ معروف فقیہ ڈاکٹر جمال الدین العطیہ کی ”نحو تفعیل مقاصد الشریعیۃ“ مراکش کے معروف عالم ڈاکٹر علاال الفاسی کی ”مقاصد الشریعیۃ الاسلامیۃ و مکارمہا“ معروف عالم محمد سعید رمضان البوطی کی ”ضوابط المصلحہ فی الشریعیۃ الاسلامیۃ“ عراق کے معروف عالم ڈاکٹر طہ جابر العلوانی کی ”مقاصد الشریعیۃ“ اور معروف مصری عالم ڈاکٹر بکر اسماعیل کی کتاب ”مقاصد الشریعیۃ الاسلامیۃ تاصیلاً و تفعیلاً“ عصر حاضر کی اہم تصنیفات شمار ہوتی ہیں۔ معروف مصری عالم ڈاکٹر محمد کمال الدین الامام نے تین ضخیم جلدوں میں ”الدلیل الارشادی الی مقاصد الشریعیۃ الاسلامیۃ“ کے نام سے ایک مفید کتاب لکھی ہے، جس میں مصنف نے مقاصد الشریعیہ پر لکھی گئی قدیم و جدید کتب کا مفصل تعارف پیش کیا ہے۔ اس ضخیم موسوعہ پر مصنف یقیناً مبارکباد کے مستحق ہیں۔ عربی کی طرح اردو کا دامن بھی اس فن سے خالی نہیں ہے، اسلامک فقہ اکیڈمی نے مقاصد الشریعیہ کے حوالے سے قابل قدر خدمات سرانجام دی ہیں، اور تقریباً اوپر ذکر کردہ اکثر کتب کا اردو ترجمہ اکیڈمی کی طرف سے شائع ہو چکا ہے، جس میں ڈاکٹر محمد کمال الدین کا تیار کردہ ضخیم موسوعہ ”الدلیل الارشادی الی مقاصد الشریعیۃ“ بھی شامل ہے۔ اس کے علاوہ ڈاکٹر نجات اللہ صدیقی کی کتاب ”مقاصد شریعت“ اس موضوع پر اردو میں ایک بہترین کتاب ہے، کتاب کے آٹھ ابواب میں مصنف نے مقاصد شریعت کے مختلف پہلوؤں پر فاضلانہ بحث کی ہے، یہ کتاب ادارہ تحقیقات اسلامی۔ اسلام آباد کی طرف سے شائع ہوئی ہے۔

چھٹی قسم: مذاہب اربعہ کا مفصل تعارف

عصر حاضر میں فقہ اسلامی کے حوالے سے ایک رجحان یہ سامنے آیا ہے کہ مذاہب اربعہ کے تفصیلی تعارف پر مواد تیار کیا جائے، جس میں مذہب کے بانی، اور اس کے براہ راست تلامذہ، ناقلمین مذہب، اہم متون و شروح، رائج مرجوح اقوال کے ضوابط، نامور فقہاء اور اصول استنباط و استخراج کے تعارف سمیت اہم مباحث شامل ہوں۔ اس رجحان کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ عصر حاضر میں نئے نئے مسائل کے حل کے لیے ایک فقہ کافی نہیں ہے؛ بلکہ مذاہب اربعہ کو سامنے رکھ کر عصری مسائل کا شریعت کی روشنی میں حل تلاش کیا جاتا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ کسی فقہی مذہب کی

روشنی میں فیصلہ کرنے کے لیے اس سے متعلق بنیادی باتوں کا علم ضروری ہے۔ مذاہب اربعہ کے تفصیلی تعارف کے حوالے سے درجہ ذیل عصری کاوشیں قابل ذکر ہیں:

۱- معروف مصری فقیہ شیخ ابوزہرہ مرحوم نے مذاہب فقہیہ کے تعارف کے حوالے سے قابل قدر خدمات سرانجام دی ہیں، موصوف نے ائمہ اربعہ کی مفصل سوانحات لکھیں ہیں، جن میں ہر امام کے تفصیلی حالات، معروف اساتذہ، مشہور تلامذہ، اہم تصنیفات، اصول استنباط، دلائل اربعہ سے متعلق اس امام کی خاص آراء اور اس کی طرف منسوب مذہب کے مختلف پہلوؤں اور متنوع جوانب پر تحقیقی ابحاث شامل ہیں۔ ان مفصل کتب کے علاوہ شیخ ابوزہرہ مرحوم کی دو اہم کتب ”تاریخ المذاهب الاسلامیہ“ اور ”محاضرات فی تاریخ المذاهب الفقہیہ“ بھی فقہی مذاہب کے تعارف کے حوالے سے قابل قدر کتب ہیں۔ شیخ ابوزہرہ مرحوم کے علاوہ معروف مصری ادیب احمد تیمور پاشا کی کتاب ”نظرة تاریخیة فی حدوث المذاهب الاربعہ“ اور معروف مصری فقیہ اور مفتی ڈاکٹر علی جمعہ کی ”المدخل لدراسة المذاهب الفقہیہ“ اہم کاوشیں ہیں۔ اردو میں اس حوالے سے برصغیر کے معروف مورخ قاضی اطہر مبارکپوری کی کتاب ”سیرت ائمہ اربعہ“ اہم کتاب ہے۔

۲- مذہب حنفی کے تعارف کے حوالے سے اردن کے معروف عالم ڈاکٹر احمد سعید حوی کی کتاب ”المدخل الی مذہب ابی حنیفہ“ اہم کاوش ہے، اس کے علاوہ جامعہ امام محمد بن سعود سے شائع شدہ ضخیم مقالہ ”المذہب الحنفی، مراحلہ و طبقاتہ، ضوابطہ و مصطلحاتہ، خصائصہ و مولفاتہ“ مذہب حنفی کے تعارف کے حوالے سے عصر حاضر کی مفصل ترین کتاب ہے۔ دو ضخیم جلدوں پر مشتمل اس کتاب میں مصنف نے حنفی مذہب کے تعارف کے حوالے سے کوئی بحث تشنہ نہیں چھوڑی ہے۔ اس کے علاوہ جامعہ قطر کے پروفیسر ڈاکٹر محمد الدسوقی کی مایہ ناز کتاب ”الامام محمد و اثرہ فی الفقہ الاسلامی“ قابل ذکر کتاب ہے، اس میں مصنف نے خاص طور پر مذہب حنفی کی تدوین کے حوالے سے قابل قدر بحث کی ہے، اس کی افادیت کے پیش نظر ادارہ تحقیقات اسلامی۔ اسلام آباد کی طرف سے ”امام محمد بن حسن شیبانی اور ان کی فقہی خدمات“ کے نام سے اس کا اردو ترجمہ شائع ہوا ہے۔

۳- مالکی مذہب کے تعارف کے حوالے سے۔ ”مرکز زاید للتراث و التاریخ“ (متحدہ عرب امارات) کی طرف سے شائع شدہ مفصل کتاب ”المذہب المالکی، مدارسہ و

مولفانہ، خصائصہ و سماتہ، بہترین کاوش ہے، اس کے علاوہ ”دار البحوث للداراسات الاسلامیہ“ (دہلی) کی طرف سے شائع شدہ کتاب ”اصطلاح المذہب عند المالکیہ“ مالکی مذہب کے مختلف ادوار اور ہر دور کے علمی ذخیرے کے تعارف کے حوالے سے ایک جامع کتاب ہے۔ مالکی مذہب کے فقہی ذخیرے کے تعارف کے حوالے سے مراکش سے تعلق رکھنے والے عالم ڈاکٹر ابوالزبیر عبدالسلام احمد کی کتاب ”امہات الکتب الفقہیہ“ قابل ذکر ہے، اس میں مالکی مذہب کی تدوین کے زمانے سے لے کر عصر حاضر تک زمانی ترتیب سے اہم فقہی کتب کا تعارف شامل ہے۔ مالکی مذہب کی خصوصیات سے واقف حضرات جانتے ہیں کہ مالکی مذہب میں عراقی اور اندلسی دو مستقل مکاتب فکر پائے جاتے ہیں، اندلسی مکتب فکر کے تعارف کے حوالے سے مراکش کی وزارت اوقاف کی طرف سے شائع شدہ کتاب ”المدرسة المالکیة الاندلسیہ نشأة و خصائص“ جبکہ عراقی مکتب کی خصوصیات کے حوالے سے معروف مراکشی عالم ڈاکٹر عبد الفتاح الزنقی کا رسالہ ”المدرسة المالکیة العراقیہ، نشأتها، خصائصها و اعلامها“ مفید کتب ہیں۔ نیز عبدالعزیز بن صالح الحنفی کی ضخیم کتاب ”الاختلاف الفقہی فی المذہب المالکی مصطلحاتہ و اسبابہ“ بھی اس حوالے سے ایک مفید کتاب ہے۔

۴- شافعی مذہب کے تعارف کے حوالے سے ”المدخل الی مذہب الامام الشافعی“ ایک جامع کتاب ہے، یہ کتاب اردن سے معروف شافعی فقیہ ڈاکٹر سعید مصطفیٰ الحن کے پیش لفظ کے ساتھ چھپی ہے، کتاب کے مصنف ڈاکٹر اکرم یوسف القواسمی ہے، چھ سو سے زائد صفحات کی اس کتاب میں مصنف نے فقہ شافعی کے مختلف جوانب کا جامع تعارف کرایا ہے، کتاب شافعی مذہب کے اہم ادوار، معروف فقہاء، فقہ و اصول فقہ کے ذخیرے کا زمانی ترتیب سے تعارف، فقہ شافعی کی خصوصیات و اصطلاحات وغیرہ جیسے تحقیقی مباحث پر مشتمل ہے۔ اس کے علاوہ فقہ شافعی کی کتب کے تعارف کے حوالے سے ”موسسة الرسالة ناشرون“ کی طرف سے چھپی کتاب ”الخزائن السنیہ من مشاہیر الکتب الفقہیہ لائمنا الفقہاء الشافعیہ“ اہم کتاب ہے، دو سو صفحات پر مشتمل اس کتاب میں حروف تہجی کے اعتبار سے فقہ شافعی کے ذخیرے کی فہرست دی ہے۔ فقہ شافعی کی خصوصیات سے واقف حضرات جانتے ہیں کہ فقہ شافعی میں امام شافعی کے قول قدیم و جدید کی تعیین اور اس کے اصول سے معرفت انتہائی اہم ہے، ورنہ فقہ شافعی سے واقف حضرات کو علم ہے کہ امام شافعی کے قول قدیم و جدید کی تعیین اور اس کے اصول سے کامل استفادہ نہیں ہو سکتا، اس حوالے

سے سب سے مفصل کتاب ڈاکٹر لمین الناجی کا پی ایچ ڈی مقالہ ”القدیم و الجدید فی فقہ الشافعی“ اہم ترین کتاب ہے، دو ضخیم جلدوں پر مشتمل اس کتاب میں مصنف نے قول قدیم و جدید کے اصول، مصنفات، قدیم و جدید میں ترجیح کے اصولوں پر سیر حاصل بحث کی ہے، اس کے علاوہ انڈونیشیا سے تعلق رکھنے والے عالم ڈاکٹر احمد انراوی عبدالسلام کی ضخیم کتاب ”الامام الشافعی فی مذہبہ القدیم و الجدید“ اہم کاوش ہے۔ اسی طرح جامعہ ام القریٰ کے پروفیسر ڈاکٹر محمد بن روید المسعودی کی کتاب ”المعتمد من قدیم قول الشافعی علی الجدید“ اور ڈاکٹر محمد اسمعیل الرستاقی کا مقالہ ”القدیم و الجدید من اقوال الامام الشافعی“ مفید کتابیں ہیں۔

۵- فقہ حنبلی کے تعارف پر عصر حاضر میں وقیع کام ہوا ہے، زمانہ تدوین سے لے کر عصر حاضر تک فقہ حنبلی کے فقہاء اور ان کی تصانیف کے تعارف پر مشتمل مفصل کتاب ”معجم المصنفات الحنبلیہ“ ہے، آٹھ جلدوں پر مشتمل اس کتاب میں فقہ حنبلی کے بارہ صدیوں کے فقہی ذخیرے اور علماء کا جامع تعارف شامل ہے۔ کتاب کے مصنف مدینہ یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر عبداللہ بن محمد الطریقی ہیں۔ معروف حنبلی فقیہ ڈاکٹر بکر بن عبداللہ ابوزید نے ”المدخل المفصل الی فقہ الامام احمد بن حنبل و تخریجات الاصحاب“ کے نام سے دو جلدوں میں ضخیم کتاب لکھی ہے، جس میں تفصیل سے فقہ حنبلی کا تعارف شامل ہے۔ دمشق کے معروف عالم علامہ عبدالقادر بن بدران کی کتاب ”المدخل الی مذہب الامام احمد بن حنبل“ فقہ حنبلی کے تعارف کے حوالے سے ایک جامع کتاب ہے۔ فقہ حنبلی کی کتب اور مخصوص اصطلاحات کے حوالے سے ڈاکٹر عبدالملک بن عبداللہ کی کتاب ”المنہج الفقہی العالم للعلماء الحنبلیہ و مصطلحاتہم فی مولفاتہم“ اور جامعہ ملک عبدالعزیز کے پروفیسر ڈاکٹر سالم کی ضخیم کتاب ”مصطلحات الفقہ الحنبلی و طرق استفادۃ الاحکام من ألفاظہ“ اہم کاوشیں ہیں۔

(جاری)



حواشی

(۱) فقہ اسلامی کی مرحلہ وار تاریخ کی داغ بیل مصر کے معروف مورخ و محقق شیخ خضریٰ بک نے اپنی کتاب تاریخ التشریح الاسلامی میں ڈالی، ان کے بعد تقریباً فقہ اسلامی کی تاریخ پر لکھنے والے کم و بیش تمام مصنفین نے کچھ تبدیلیوں کے ساتھ شیخ خضریٰ بک کی اقتدار کی۔

(۲) تاریخ التشریح الاسلامی للقطان: ص ۳۹۷، تاریخ الفقہ الاسلامی لالاشقر: ص ۱۸، المدخل الی الشریعۃ الاسلامیہ للدکتور الزیدان: ص ۱۵۰، خلاصۃ التشریح الاسلامی للخلاف: ص ۱۰۳۔

(۳) فقہ اسلامی، ایک تعارف: ص ۱۰۹ (۴) ص ۱/۲۶۹۔